الانفكاك عن مراسم الاشراك

طبع في المطبع الشاهجهاني الكائن في بهوپال المحمية في

سنة ۱۳۰۵ الهجرية

م

تحت ادارة الحافظ كرامت الله سلمه الله

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ القائل فی کتابہ العزیز فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل
ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ
وصحبہ ومن تبعہم بالاحسان فی الایمان والاسلام ابدا اما
یہ بات سبکو معلوم ہی کہ سب آدمی اللہ کے بندے ہین اور بندے
بندگی ہی جو بندہ بندگی نکرے وہ بندہ نہین اور اصل بندگی ایمان
کرنا ہی جسکے ایمان مین کچھہ خلل ہے اوسکی بندگی قبول نہین اور
درست ہی اوسکی تھوڑی بندگی بہت ہی سو بہتر راہ بندگی کی یہ
رسول کے کلام کو اصل جانے اور اوسی کی سند پکڑے اور اپنی عقل
او جس عالم یا درویش کا کلام اوسکے موافق ہو قبول کرے ا

نہو اوسکی سند نہ پکڑے اور جو راہ و رسم اوسکے خلاف ہو اوسکو چھوڑ دے
اللہ و رسول کے کلام سمجھنے کو بہت علم نہیں چاہیے کہ پیغمبر تو نادانون کی
راہ بتانے کو اور جاہلون کے سمجھانے کو اور بے علمون کے علم سکھانے کو
آئے تھے قال تعالیٰ هو الذي بعث في الاميين رسولا منهم يتلو عليهم
اياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة وان كانوا من قبل لفي ضلال
مبين اور فرمایا ہے ولقد انزلنا اليك ايات بينات وما يكفر بها الا
الفاسقون اس سے قرآن کا آسان ہونا ثابت ہے اب یہ بات کہان رہی
کہ پیغمبر کی بات کو سوای عالمون کے کوئی نہین سمجھتا اور اونکی راہ پر سوای
بزرگون کے کوئی نہین چل سکتا بلکہ یون کہنا چاہیے کہ جاہل لوگ اللہ و رسول
کا کلام سمجھکر عالم ہو جاتے ہین اور گمراہ لوگ اونکی راہ پر چلکے بزرگ بنجاتے
ہین سو ایمان کے دو جز ہین ایک اللہ کو اللہ جاننا دوسرے رسول کو رسول
سمجھنا اللہ کو اللہ جاننا اسی طرح ہوتا ہے کہ کسی کو اوسکا شریک کسی بات مین
نہ سمجھے اور رسول کو رسول سمجھنا اس طرح ہوتا ہے کہ اوسکے سوا کسی کی راہ نہ پکڑے
پہلی بات کو توحید کہتے ہین اور اوسکے خلاف کو شرک اور دوسری بات کو
اتباع سنت کہتے ہین اور اوسکے خلاف کو بدعت سو ہر مسلمان پر فرض ہے
کہ توحید و اتباع سنت کو خوب مضبوط پکڑے اور شرک و بدعت سے بہت بچے
کہ یہ دونون چیزین اصل ایمان مین خلل ڈالتی ہین اور باقی گناہ انسے پیچھے ہین

کہ وہ اعمال مین خلل ڈالتی ہین

مقدمہ بیان مین توحید و شرک کے

اکثر لوگ توحید و شرک کے معنی نہین سمجہتے اور ایمان کا دعوی کرتی ہین حالانکہ
اللہ نے فرمایا ہی وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون یعنی اکثر آدمی
ایمان لاکر شرک کرتے ہین پیرون کو پیغمبرون کو امامون کو شہیدون کو فرشتون
کو پریون کو مشکل کے وقت پکارتے اور اونسے مرادین مانگتے ہین اور اونکے
منتین مانتے ہین اور کام نکلنے کے لیے اونکی نذر و نیاز کرتے ہین اور بلا کی ٹلنے
کے لیے اپنی اولاد کو اونکی طرف منسوب کرتے ہین کوئی اپنے بیٹے کا نام عبد النبی
رکہتا ہی کوئی پیر بخش کوئی غلام محی الدین اور اونکے جینے کے لیے کوئی کسی کے نام کی
چوٹی رکہتا ہی کوئی کسی کے نام کی بدہی یا کپڑے پہنتا ہی کوئی کسی کے نام کی
بیڑی ڈالتا ہی کوئی کسی کے نام کا جانور کرتا ہی کوئی مشکل کے وقت کسی کی
دہائی دیتا ہی کوئی اپنی باتون مین کسی کے نام کی قسم کہاتا ہی حالانکہ جنکو یہ لوگ
پکارتے ہین اللہ نے اونکو کچہہ قدرت نہین دی نہ فائدہ پہونچانیکی نہ نقصان
کر دینے کی اور نہ وہ کسی کے سفارشی بن سکین بلکہ انبیا کی سفارش جو ہے وہ
بہی اللہ کے اختیار مین ہی انکے پکارنے نہ پکارنے سے کچہہ نہین ہوتا بلکہ جو
کوئی کسیکو سفارشی سمجہکر پوجے وہ بہی مشرک ہو جاتا ہی اللہ بندے کی طرف

سب سی زیادہ نزدیک ہی اور اپنے فضل سے بغیر واسطہ کسی کے سب مرادین
پوری کرتا ہی اور سب بلائین ٹال دیتا ہی اوسکو چہوڑ کر اولٹی راہ مین چلے
سو جون جون اس راہ مین چلتے ہین اللہ سے دور ہوتے جاتے ہین بلکہ اگر
کافرون سے پوچہو کہ وہ کون شخص ہے جسکے ہاتہہ مین ہی تصرف ہر چیز کا اور
وہ حمایت کرتا ہی اور اوسکے مقابل کوئی حمایت نہین کرسکتا تو وہ بہی یہی کہدیتے
کہ اللہ ہی پہر کہان سے خبطی ہو جاتے ہین یہ دلیل ہی اس بات پر کہ اللہ نے عالم
مین کسیکو تصرف کرنیکی قدرت نہین دی اور کوئی کسیکی حمایت نہین کرسکتا حضرت
کے وقت مین کافر بہی اپنے معبودون کو اللہ کی برابر نہین جانتے تہے بلکہ اوسی کا
بندہ و مخلوق سمجہتے تہے یہی پکارنا اور منتین ماننی اور نذر و نیاز کرنا اور اپنا
وکیل و سفارشی سمجہنا اونکا کفر و شرک تہا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے
گو اوسکو اللہ کا مخلوق و بندہ ہی سمجہے تو وہ اور ابو جہل شرک مین برابر
ہی کیونکہ شرک کچہہ اسی پر موقوف نہین ہے کہ کسی کو اللہ کی برابر سمجہے اور اوسکے
مقابل جانے بلکہ شرک کے معنی یہ ہین کہ جو چیزین اللہ نے اپنے لیے خاص کی ہین
اور اپنے بندون کے ذمے پر نشان بندگی کا ٹہیرائی ہین وہ کسی اور کے لیے
کرے جیسے سجدہ کرنا اور اوسکے نام کا جانور کرنا اور اوسکی منت ماننی
اور مشکل کے وقت پکارنا اور ہر جگہہ حاضر ناظر سمجہنا اور قدرت تصرف کی
ثابت کرنا سو ان باتون سے شرک ثابت ہو جاتا ہی اور اس بات مین انبیا اولیا

مین اور جن وشیاطین اور بہوت وپری مین کچہہ فرق نہین ہی یعنی جس سے
کوئی یہ معاملہ کریگا وہ مشرک ہوجائیگا خواہ انبیاء اولیاء پیرون شہیدون سے
جو کہ نیک بندے ہین کرے خواہ بہوت پری اصنام اوثان سے جو بدہین
اللہ تعالی نے جیسا بت پرستون پر غصہ کیا ہی ویسا ہی اہل کتاب پر
کیونکہ وہ لوگ انبیاء اولیاء سے یہ معاملہ کرتے تہے قال تعالی اتخذوا احبارھم
ورھبانھم اربابا من دون اللہ والمسیح بن مریم وما امروا الا لیعبدوا
الھا واحدا لا الہ الا ھو سبحانہ عما یشرکون حالانکہ جتنے لوگ آسمان وزمین
مین ہین وہ سب اسی اللہ کے بندے ہوکر آئینگے اللہ نے اونکو ایک ایک
کرکے گن رکہا ہی ہر کوئی اوسدن پاس اوسکے اکیلا اکیلا آئیگا یعنی کوئی فرشتہ
و آدمی غلامی سے زیادہ رتبہ نہین رکہتا اور اوسکے قبضے مین عاجز ہی کچہہ
قدرت نہین رکہتا کوئی وکیل وحمایتی اوسکا وہان نہ بنیگا ف منجملہ اون
چیزون کے جو اللہ نے اپنے لیے خاص کر رکہی ہین ایک یہ بات ہی کہ ہر جگہہ ہر حال
مین حاضر ناظر رہنا ہر چیز کی ہر دم برابر خبر رکہنا دور ہو یا نزدیک چہپی ہو یا کہلی
اندہیرے مین ہو یا اوجالے مین آسمانون مین ہو یا زمینون مین پہاڑون کی
چوٹی پر ہو یا سمندر کی تہ مین یہ اللہ ہی کی شان ہی اور کسی کی یہ شان نہین ہو
جو کوئی کسی کا نام اوٹہتے بیٹہتے لیا کرے اور نزدیک و دور سے پکارے
اور بلا کے مقابلہ مین اوسکی دُہائی دیوے اور دشمن پر اوسکا نام لیکر حملہ کرے

اشراک فی العلم

اور اوسکے نام کا ختم پڑہے یا شغل کرے یا اوسکی صورت کا خیال باندہے
سو ان باتون سے مشرک ہوجاتا ہی یہی اصل ہی پیر پرستی و گور پرستی کی اسکو
اشراک فی العلم کہتے ہین یعنی اللہ کا سا علم اور کو ثابت کرنا خواہ یہ عقیدہ انبیا
اولیا سے ہو خواہ پیر و شہید سے خواہ امام و امام زادے سے خواہ بہوت پری
سے پہر خواہ یون سمجہے کہ یہ بات اونکو اپنی ذات سے حاصل ہے خواہ اللہ کے
دینے سے غرضکہ اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوجاتا ہی دوسری بات
یہ ہی کہ عالم مین اپنے ارادے سے تصرف کرنا اور اپنا حکم جاری فرمانا اور اپنی
خواہش سے مارنا جلانا رزق کی کشائش و تنگی کرنا تندرست و بیمار کردینا
فتح و شکست دینا اقبال مندیا ادبار مند کرنا مرادین پوری کرنا حاجتین برلانا
بلائین ٹالنا مشکل مین دستگیری کرنا بُری وقت مین پہونچنا یہ سب اللہ ہی کی
شان ہی کسی نبی ولی پیر شہید بہوت پری کی یہ شان نہین جو کوئی کسی کو ایسا
تصرف ثابت کرے وہ مشرک ہوجاتا ہی اسکو اشراک فی التصرف کہتے ہین

اشراک فی التصرف

یعنی اللہ کا سا تصرف اور کو ثابت کرنا سو یہ شرک محض ہی پہر خواہ یون سمجہے
کہ ان کامون کی طاقت خود بخود اونکو ہی یا اللہ نے ایسی قدرت اونکو بخشی ہی
ہر طرح شرک ثابت ہوجاتا ہی تیسری بات یہ ہی کہ اللہ نے بعض کام تعظیم کے
اپنے لیے خاص کیے ہین کہ اونکو عبادت کہتی ہین جیسے سجدہ و رکوع اور ہاتہ
باندہ کر کہڑے ہونا اور اوسکے نام پر مال خرچ کرنا اور اوسکے نام کا روزہ

جھکنا اور اوسکے گھر کی طرف دور دور سے چلکر آنا اور ایسی صورت بنا کر
چلنا کہ ہر کوئی جان لے کہ یہ لوگ اوس گھر کی زیارت کو جاتے ہین اور رستے مین
اوس مالک کا نام پکارنا اور نامعقول کامون سے اور شکار کرنے سے بچنا
اور اسی قید سے جا کر طواف کرنا اور اوس گھر کی طرف سجدہ کرنا اور اوسکی
طرف جانور لیجانا اور وہان منتین ماننا اور اوسکی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہو کر
دعا مانگنا اور التجا کرنا اور دین و دنیا کی مرادین مانگنا اور ایک کالے پتھر کو چومنا
اور اوسکی دیوار سے اپنا مونہہ اور چھاتی ملنا اور اوسکا غلاف پکڑ کر دعا کرنا
اور اوسکا مجاور بنکر اوسکی خدمت مین مشغول رہنا جیسے جھاڑو دینا چراغ جلانا
فرش بچھانا پانی پلانا لوگون کے لیے وضو و غسل کا سامان درست کرنا اور
اوسکے کنوئین کے پانی کو تبرک سمجھکر پینا اور بدن پر ڈالنا اور آپسمین بانٹنا
غائبون کے لیے لیجانا رخصت ہوتے وقت اولٹے پانون چلنا اور اوسکے گرد
و پیش کے جنگل کا ادب کرنا درخت نہ کاٹنا گھاس نہ اوکھاڑنا مواشی نہ چگانا یہ
کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے بندون کو بتائے ہین پھر جو کوئی ایسے کام
سوا اللہ کے کسی اور کے ساتھہ کرے تو اوسپر شرک ثابت ہوجاتا ہی اسکو
اشراک فی العبادة کہتے ہین پھر خواہ یون سمجھے کہ یہ آپہی اس تعظیم کے لائق
ہین یا اونکی اس طرح کی تعظیم کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہی اور اس تعظیم کی برکت سے
اللہ مشکلین کھولدیتا ہی ہر طرح شرک ثابت ہوجاتا ہی چوتھی بات یہ ہی کہ اللہ نے

اپنے بندون کو سکھایا ہے کہ وہ اپنے دنیا کے کامون مین اللہ کو یاد رکھین اور
اوسکی تعظیم کرتے رہین تاکہ ایمان بھی درست رہے اور اون کامون مین بھی
برکت ہو جیسے اڑے کام پر اللہ کی نذر ماننا مشکل کے وقت اوسکو پکارنا
ہر کام کا شروع اوسکے نام سے کرنا جب اولاد ہو تو اوسکے شکر مین اوسکے نام کا
جانور ذبح کرنا اولاد کا نام عبد اللہ عبد الرحمن خدا بخش اللہ دیا امۃ اللہ اللہ دی
رکھنا کھیت باغ مین سے تھوڑا بہت اوسکے نام کا رکھنا اور دہن اور ریوڑ
مین سے کچھ اوسکی نیاز کر رکھنا اور رہی کا ادب کرنا اور جو بھلائی برائی دنیا مین
پیش آتی ہے جیسے قحط و ارزانی صحت و بیماری فتح و شکست و اقبال و ادبار غمی
خوشی یہ سب اوسی کے اختیار مین سمجھنا اور کام سے پہلے انشاء اللہ کہنا اور اوسکے
نام کو ایسے تعظیم سے لینا جس مین اوسکی مالکیت اور اپنی بندگی نکلے جیسے
یون کہنا ہمارا رب ہمارا مالک خالق اور حاجت کے وقت اوسکی قسم کہانا
سو اسطرح کی چیزین اللہ تعالی نے اپنے تعظیم کے لیے بتائی ہین پہر جو کوئی اوسے
کسی کی تعظیم اسطرح پر کرے تو اوسپر شرک ثابت ہو جاتا ہے اسکو اشراک فی العادۃ
کہتے ہین ان چارون طرح کے شرک کا قرآن و حدیث مین صریح ذکر ہے افراد ان
اشراک کے بے گنتی ہین لیکن جب اصول شرک کو سمجھ لیا تو اب ادنی غور سے فروع
اوسکے بے تکلف سمجھ مین آجاتے ہین

فصل تین مجملاً شرک کی برائی کا ذکر ہے

قال تعالیٰ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء
ومن یشرک باللہ فقد ضل ضلالا بعیدا یعنی بیشک اللہ نہین بخشتا یہ کہ
شریک ٹھیراے اوسکا اور بخشتا ہی وری اوس سے جسکو چاہے اور جسنی شریک
ٹھیرایا اللہ کا وہ بیشک راہ بھولا بھٹک کر اس سے ثابت ہوا کہ شرک نہ بخشا جاوے گا
کوئی سا شرک ان چارون قسمون مین سے ہو بلکہ جو سزا اوسکی مقرر ہی وہ ضرور ملیگی پہر
اگر پہلے درجے کا شرک ہی کہ آدمی جس سے کافر ہو جاتا ہی جیسے کسی کو خدا کہنا
یا اوسکی صفت کسی اور مین بتانا جیسے علم غیب رزق دینا مارنا جلانا ونحوہا
تو اوسکی سزا ایسی ہی کہ ہمیشہ ہمیشہ کو دوزخ مین رہیگا نہ کبھی اوس سے باہر نکلے
اور نہ کبھی اوسمین آرام پاے اور جتنے انواع عذاب کے ہین جیسے سانپ بچھو
لہو پیپ تھوہر حمیم طوق جولان وغیرہ اونکا مزہ چکھے اور جو اس سے وری درجے
کے شرک ہین جیسے ریا و سمعہ اور حلف غیر اللہ ونحوہا اونکی سزا جو اللہ کے یہان
مقرر ہی سو وہ ضرور پاویگا اور جو باقی گناہ ہین ظاہر یا باطن کے اونکی جو کچھ
سزا اللہ کے ہان مقرر ہی وہ اللہ کی مرضی پہ ہی چاہی دے یا معاف کر دے
دل کے گناہ ساٹھہ ہین اور اعضا کے گناہ چارسو ایک پھر دل کے گناہ اعضا کے
گناہون سی عذاب مین بڑھ کر ہین حاصل یہ بات بخوبی ثابت ہی کہ شرک سی بڑا
کوئی گناہ نہین ہے شرک کے ستر درجے ہین پہر جو شرک خفی ہی اوس سے بچنا بہت
مشکل ہے جسکو اپنا ایمان عزیز ہوتا ہی اور نجات پانا اوس عذاب قہرناک سی

چاہتا ہی وہ دقائق شرک کو تجسّس کرکے بچتا رہتا ہی اور جو ضعیف الایمان ہے وہ سہل انگاری کرکے اگر شرک جلی سے بچگیا تو شرک خفی سے نہین بچتا پھر نجات کہان
ف پادشاہ کی تقصیر اوسکی رعیت جتنی کرتی ہی جیسے چوری قزاقی چوکی پہرے کے وقت سو جانا دربار کے وقت کو ٹال جانا لڑائی کے میدان سی ٹل جانا سرکار کا پیسا پہونچانے مین قصور کرنا وغیرہا ان سب کی سزائین پادشاہ کے ہان مقرر ہین چاہی پکڑے چاہے معاف کرے اور ایک تقصیر ین وہ ہین سب کی ہین جنسے بغاوت نکلتی ہی جیسے کسی امیر یا وزیر یا چودھری یا قانون گو یا کسی چوہڑے چمار کو پادشاہ بناسے یا اوسکے لیے تاج و تخت طیار کرے یا اوسکو ظل سبحانی بولے یا اوسکو پادشاہ کا سا مجرا کرے یا اوسکے لیے ایکدن جشن کا ٹھیراے اور پادشاہ کی طرح نذر دے سو یہ تقصیر سب تقصیرون سے بڑی ہی اسکی سزا مقرر اوسکو پہونچتی ہے اور جو پادشاہ اوس سے غفلت کرکر اور ایسے لوگون کو سزا نہ دے تو اوسکی پادشاہت مین قصور ہی عقلمند لوگ ایسے پادشاہ کو بیغیرت کہتی ہین سو اوس شہنشاہ مالک الملک غیور قہار شدید العقاب سی ڈرا چاہیے کہ وہ پرلے سرے کا علم و زور رکھتا ہی اور ویسی ہی غیرت و عار سو وہ کیونکر مشرکون سی غفلت کریگا اور کسطرح اونکو بی سزا چھوڑ دیگا نہین بلکہ اونکو ہر ہفت درکات جہنم مین ابدالآباد تک رکھیگا اور کبھی اپنے عذاب شدید کو اونسے موقوف نکریگا نار و اہل نار کو ہرگز فنا نہوگی سارے مشرک مخلد فی النار

ہونگے عیاذاً باللہ ہرگز کوئی مشرک یہ طمع نکرے کہ وہ نجات پائیگا گو دنیا مین
اوسنے بہت طاعات وعبادات وحسنات وخیرات کیے ہون کیونکہ ہمراہ
شرک کے ایمان باقی نہین رہتا ہی اور بے ایمان کی کوئی عبادت کم یا زیادہ
قبول نہین ہوتی پہلے سب سے درستی ایمان کی ہی پھر درستی عمل کی اسکو اخلاص
و صواب کہتے ہین جو عمل خاص اللہ کے لیے ہوتا ہی اور اوسمین کوئی نوع شرک
کی نہین ہاتی وہ خالص کہلاتا ہی اور اللہ سوا خالص لوجہ اللہ کے کوئی عمل
قبول نہین کرتا اور جب وہ عمل مطابق سنت مطہرہ کے ہوتا ہی تو اوسکا نام
صواب ہی اوسکے سوا کوئی کام منظور نہین ہوتا یہی گر ہی ایمان وعمل کا اسکے
سوا جو کچھ ہی وہ فسانۂ عجائب یا بوستان خیال ہے ولہذا اللہ پاک نے
جتنے رسول بھیجے سب کو یہی وحی کی کہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون یعنی
بیشک بات یون ہی کہ کوئی ماننے کے لائق نہین ہی سوا میرے سو تم میری
ہی بندگی کرو یہ تو حکم توحید کے اختیار کرنیکا ہوا رہا شرک سو اوسکو قرآن پاک
مین ظلم عظیم فرمایا ہی اور حدیث ابو ہریرہ مین رفعاً یون آیا ہی کہ انا اغنی
الشرکاء عن الشرك من عمل عملا اشرك فیه معی غیری ترکته وشرکه
وانا منه بریٔ رواہ مسلم یعنی جیسے اور لوگ اپنی شرکت کی چیز آپسمین تقسیم
کر لیتے ہین سو مین یون نہین کرتا کیونکہ مین بے پروا ہون بلکہ جو کوئی کچھ کام
میرے لیے کرے اور غیر کو بھی اوسمین شریک کر دے تو مین اپنا حصہ بھی نہین لیتا

بلکہ سارے ہی کام کو چھوڑ دیتا ہون اور اوس سے بیزار ہوجاتا ہون معلوم ہوا کہ شرک جو عبادت
کریں وہ اللہ کے یہان مقبول نہین بلکہ اللہ اوس سے سخت بیزار ہوتا ہی ؎ حسن غیور او نہ پسندد
شریک را ✽ آئینہ را ابدست نگیر ذنگار را ✽ جس دن اللہ نی ذریت آدم سی عہد الست بربکم لیا تہا
اوسدن اوسنی یہ بات بہی کہدی تہی کہ تم جان لو کہ کوئی معبود سوا میری نہین ہی تم کسی
چیز کو میرا شریک نکرنا مین تمہارے پاس رسول بہیجونگا وہ تمکو میرا قول و قرار
یاد دلاوینگے اور مین تمپر کتابین اوتارونگا اونہون نے اقرار کر لیا تہا رواہ
احمد عن ابی بن کعب اس عہد و میثاق کا ذکر سورۂ اعراف مین بہی آیا ہی
پہر اللہ نے آسمان و زمین و آدم کو اس بات پر گواہ کر لیا اور ہر کسی نے جدا
جدا اللہ کی توحید کا اقرار کیا سو شرک کی بات مین ایک دوسرے کی سند
نہ پکڑے نہ پیر کی نہ اوستاد کی نہ کسی فقیر و مولوی و بزرگ کی بلکہ جسکا قول
و فعل پیغمبر کے قول و فعل سے بال برابر خلاف ہو اوسکو نہ مانے بلکہ رد کرے
غرضکہ یہ حکم توحید کا اور منع شرک سی عالم ارواح مین ہو چکا ہی ساری پیغمبر اسکی
تائید کو آئے ہین اور ساری کتابین اسی کے بیان مین اوتری ہین ان ہزارون
بلکہ لاکہون پیغمبرون کا فرمانا اور سارے کتب آسمان کا علم اسی ایک نکتہ مین
ہی کہ توحید کو خوب درست کرے اور شرک سی بہت دور بہاگے نہ اللہ کے سوا
کسی کو حاکم سمجہے کہ کسی چیز مین کچہ تصرف کر سکتا ہی نہ کسیکو اپنا مالک ٹہیرا ے
کہ اوس سے اپنی کوئی مراد مانگے اور اپنی حاجت اوسکے پاس لیجاے حدیث

معاذ بن جبل مین فرمایا ہی لا تشرک باللہ شیئا وان قتلت وحرقت رواہ احمد
یعنی تو کسیکو اللہ کا شریک نٹھیرا گو تیری جان جاوی یا تو آگ مین جلایا جاوی

موحد کہ در پاش ریزی زرش | وگر ارہ ہمی نہی بر سرش
امید و ہراسش نباشد زکس | ہمین ست بنیاد توحید و بس

مسلمان جسطرح ظاہر کی بلاؤن پر صبر کرتا ہی اور اونکے ڈر سے اپنا دین
نہین بگاڑتا اسی طرح جن اور بھوتون کی ایذا پر بھی صبر کرے اور اونسے ڈر کر
اونکو نمانے بلکہ یہ سمجھے کہ فی الحقیقت ہر کام اللہ ہی کے اختیار مین ہی اور
اوسی کے ارادے سے ہوتا ہی مگر وہ کبھی کبھی اپنے بندون کو جانچتا ہی اور
بُرون کے ہاتھ سی بھلون کو ایذا پہونچاتا ہی تاکہ کچون اور پکون مین فرق
ہو جاسے اور مومن و منافق جدا جدا معلوم پڑ جائین سو اگر کوئی شخص شرک
سے بیزار ہو کر اورون کا ماننا چھوڑے اور غلط غلط رسمون کو مٹانے لگے
پھر اوسکو کوئی نقصان مال یا جان یا آبرو یا اولاد کا پہونچ جاوی یا کوئی شیطان
کسی پیر و شہید کا نام لیکر ستاسے تو صابر رہ کر یہ سمجھے کہ اللہ میرے دین کو
جانچتا ہی وہ سب ظالمون کو ڈہیل دیکر پکڑیگا توحید کے رتبے کو تو دیکھو
کہ حدیث انس مین فرمایا ہی قال اللہ تعالی یا ابن آدم انک لو لقیتنی بقراب
الارض خطایا ثم لقیتنی لا تشرک بی شیئا لاتیتک بقرابہا مغفرۃ
رواہ الترمذی یعنے اس دنیا مین سب گناہگارون نے گناہ کیے ہین فرعون

بھلی سی دنیا مین تھا اور ہامان بھی بلکہ شیطان بھی اسی مین ہے پھر جتنے گناہ اون
سب گناہگارون سے ہوے ہین سو ایک آدمی وہ سب کچھہ کرے لیکن شرک
سے پاک ہو تو جتنے اوسکے گناہ ہین اللہ اوتنی ہی اوسپر بخشش کریگا معلوم
ہوا کہ توحید کی برکت سے سب گناہ بخشدیے جاتے ہین جیسے کہ شرک کی شامت
سے سب اچھے کام نکمے ہو جاتے ہین اور یہی حق ہے اسلیے کہ جب شرک سے
پاک ہوا اور سوا اللہ کے کسیکو مالک نہ سمجھا اور سوا اسی اوسکے کسی طرف
بھاگنے کی جگہہ نجانی اور دل مین خوب ثابت ہوگیا کہ اوسکے تقصیروار کو کہین
پناہ نہین اور اوسکے مقابل کسی کا زور نہین اور اوسکے روبرو کسی کی حمایت
نہین چلتی اور کسی کی سفارش اپنے اختیار سے نہین کرسکتا تو پھر جتنے گناہ اوس
سے ہونگے وہ بشریت سے یا بھول چوک کر ہونگے اور اون گناہون کا ڈر
اوسکے دلپر گھر رہا ہوگا اور اوسنے ایسا بیزار و شرمندہ ہوگا کہ اپنی جان سے
تنگ آئیگا سو بیشک ایسے آدمی پر اللہ کی رحمت آتی ہے پھر جون جون اوس سے
گناہ ہونگے اوسی کے موافق یہ حالت بڑھیگی اور جسقدر یہ حالت بڑھیگی وتنی ہی اللہ کی
رحمت بڑھیگی تو اب یہ جان لینا چاہیے کہ جسکی توحید کامل ہے اوسکا گناہ وہ کام کرتا ہے
کہ اورون کی عبادت وہ کام نہین کرسکتی فاسق موحد ہزار درجہ بہتر ہے
متقی مشرک سے جیسے رعیتی تقصیروار ہزار درجہ بہتر ہے باغی خوشامدی سے
کہ یہ اپنی تقصیر پر شرمندہ ہے اور وہ اپنے فریب پر مغرور التوحید اُس الطاعات

فصل اسمین برائی شرک فی العلم کی ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو اوسی کے پاس ہین کنجیان غیب کی نہین جانتا اونکو مگر وہی یعنی غیب کی بات کا جاننا اللہ ہی کی شان ہی کسی نبی ولی جن فرشتے پیر شہید امام امامزادہ بھوت پری کو یہ طاقت نہین بخشی ہی کہ جب وہ چاہے غیب کی بات جان لے حضرتؐ کو بارہا اتفاق ہوا کہ بعض بات دریافت کرنا چاہا معلوم نہوئی جب اللہ نے چاہا ایک آن مین بتادی منافقون نے عائشہؓ پر تہمت کی حضرت نے کئی دن تحقیقات کی کچھ معلوم نہوا جب اللہ نے چاہا بتادیا کہ منافق جھوٹے ہین اور عائشہ پاک ہ اس مین سو جو کوئی یہ دعوی کرے کہ جب مین چاہون غیب کی بات معلوم کر لون تو وہ بڑا جھوٹا ہی خدائی کا دعوی رکھتا ہی اور جو کوئی کسی نبی ولی جن فرشتے پیر شہید نجومی رمال جفار فال دیکھنے والے کو یا برہمن شگونی یا بھوت پری کو ایسا جانے تو وہ مشرک ہی اور اس آیت سی منکر ان لوگون کی اٹکل کبھی درست اور اکثر غلط ہوتی ہی یہی حال استخارہ وکشف و قرآن کی فال کا ہی ہان پیغمبرون کی وحی مین کبھی غلطی نہین ہوتی سو وہ اونکے قابو مین نہین ہی اللہ آپ جو چاہے بتاسے اونکی خواہش نہین چلتی اللہ نے حضرت سے فرمایا تم لوگون سے یہ بات کہدو کہ جتنے لوگ

آسمانون اور زمین مین ہین وہ غیب نہین جانتے مگر اللہ اور اونکو خبر نہین کہ وہ
کب اوٹھائے جائینگے اسمین سارے فرشتے اور آدمی اور جن اور ہر چیز داخل
ہی اسی طرح علم قیامت کا اور مینہ کے اوترنے کا اور مان کے پیٹ کا کہ نر ہی
یا مادہ اور کل کی کمائی کا اور کس جگہہ مریگا اللہ ہی کو ہی نہ کسی اور کو حالانکہ
حکیم لوگون نے ان سب چیزون کے اسباب لکھی ہین سو جب کوئی اپنا حال
نہین جانتا کہ کل کو کیا کریگا تو وہ اور کسی کا حال کیونکر جان سکتا ہی اب جو لوگ
دعوی کشف کا کرتے ہین یا استخارے کا عمل سکھاتے ہین یا تقویم و پتر انکا لتے
ہین یا رمل کا قرعہ پھینکتے ہین یا فالنامہ لیے پھرتے ہین یہ سب جھوٹے دغاباز
مکار فریبی ہین اور یہ مشرک بڑے احمق ہین کہ اللہ سے قادر علیم کو چھوڑ کر
ایسون کو پکارتے ہین جو نہ کچھہ قدرت رکھین اور نہ اونکی پکار سنین جو چھد ہین
سماع موتی مین آئی ہین وہ اپنے مورد پر مقصور ہین اونکے سوا وما انت بمسمع
من فی القبور ہی اللہ نے حضرت سی فرمایا ہے تم کہدو کہ نہین اختیار رکھتا مین
اپنی جان کی کچھہ نفع و نقصان کا مگر جو کچھہ کہ چاہی اللہ اور مین اگر غیب جانتا ہوتا
تو بہت سی بھلائیان لیلیتا اور مجکو کوئی برائی نہ لگتی مین تو فقط ڈرانی والا ہون
اور خوشخبری سنانے والا اون لوگون کو جو یقین رکھتے ہین سو ہمارے حضرت
سب انبیا اولیا کے سردار ہین جب اونکا حال یہ ہی تو پھر کسی اور کی کیا ہستی ہی
کہ وہ نافع و ضار و عالم غیب و دافع ضر ہوسکے معلوم ہوا کہ انبیا کی بڑائی بھی

ہوتی ہی کہ وہ اسکی راہ بتاتے ہین بُرے بہلے کامون سے واقف ہین وہ
لوگون کو سکہاتے ہین اسداونکے بتانے مین تاثیر دیتا ہی بہت لوگ سیدہی
راہ پر لگ جاتے ہین اونکی بڑائی کچہہ اسمین نہین ہے کہ اونکو عالم مین تصرف
کرنے کی کچہہ قدرت دی ہی کہ جسکو چاہین مار ڈالین یا اولاد دین یا مشکل کہولدین
یا عمر بڑہا دین یا مرادین پوری کرین یا فتح وشکست دین یا غنی وفقیر کردین
یا کسیکو بادشاہ یا امیر وزیر بنادین یا کسی سے سلطنت یا امارت چہین لین کہ
ان باتون مین سب بندے بڑے چہوٹے برابر ہین اور عاجز وبی اختیار
اسی طرح کچہہ بڑائی اونکی غیب دانی سے نہین ہی کہ جب چاہین کسی کا حال
جان لین اسمین بہی سب بڑے چہوٹے برابر ہین ہان وحی والہام کی بات
نرالی ہے مگر وہ اونکے اختیار مین نہین ہی کسی نبی ولی امام شہید کی جناب مین
ہرگز یہ عقیدہ نرکہے کہ وہ غیب دان ہی نہ اونکی مدح مین شاعرون کا سا مبالغہ
ناجائز کرے بلکہ خود حضرت کی جناب مین یہ عقیدہ نرکہے کہ وہ غیب جانتے تہے
حدیث ربیع [illegible] معوذ اور حدیث عائشہ مین صریح انکار اسکا آچکا ہی بلکہ حدیث
ام العلا مین فرمایا ہی واللہ لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما
یفعل بی ولا بکم رواہ البخاری یعنی جو کچہہ اسد اپنے بندون سے معاملہ کریگا
خواہ دنیا مین خواہ قبر مین خواہ آخرت مین اوسکی حقیقت کسی کو معلوم نہین نہ نبی
کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا حال اور وحی والہام سے جو بات بتائی

وہ مجمل ہے اوس سے زیادہ معلوم کرلینا اونکے اختیار سے باہر ہے

فصل اسمین اشراک فی التصرف کی برائی ہو

قال تعالی قل انی لا املك لكم ضرا ولا رشدا قل انی لن یجیرنی من اللہ احد ولن اجد من دونه ملتحدا یعنی اے رسول تم کہدو کہ بیشک مین نہین اختیار رکھتا تمھارے نقصان کا اور نہ فائدے کا کہدو کہ مجھکو ہرگز نہ بچائیگا اللہ سے کوئی اور ہرگز نہ پاؤنگا اوسکے ورے کہین بچاؤ مطلب یہ کہ تم اس گھمنڈ مین ہوکر حد سے مت بڑہنا کہ ہمارا پایہ بڑا مضبوط ہے اور ہمارا وکیل زبردست ہے اور ہمارا شفیع بڑا محبوب سو ہم جو چاہین سو کرین وہ ہمکو اللہ کے عتاب و عذاب سے بچالیگا کیونکہ یہ بات محض غلط ہے مین آپ ہی کو ڈرتا ہون اور سوا اللہ کے کہین بچاو نہین پاتا دوسرے کو کیا بچاسکون معلوم ہوا کہ پیرون شہیدون ولیون کی حمایت پر بھروسا کرکے اللہ کو بھول جانا اور اوسکے احکام کی تعظیم نکرنا محض گمراہی ہے سب پیرون کے پیر ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین وہ راتدن اللہ سے ڈرتے تھے اوسکی رحمت کے سوا اپنا بچاؤ نہین سمجھتے تھے پھر اور کسی کا کیا ذکر ہے پھر ایسون کا پکارنا جو نہ فائدہ پہونچاسکین اور نہ نقصان نری بے انصافی ہے اور فرمایا قل ادعوا الذین زعمتم من دون اللہ لا یملکون مثقال ذرة فی السموات ولا فی الارض وما لهم فیهما من شرك وما له منهم من ظهیر ولا

تنفع الشفاعة عنده الا لمن اذن له الآیۃ یعنی پکارو اونکو جنھین خیال کرتی ہو
ورے اللہ سے وہ تو نہین اختیار رکھتے ایک ذرہ بھر آسمانون مین اور زمین مین
اور نہین اونکا اسمین کچھہ ساجھا اور نہین اللہ کا اونمین سے کوئی بازو اور نہین کام
آتی سفارش اوسکے روبرو مگر جسکو پروانگی دے اس سے معلوم ہوا کہ عالم مین
سارا تصرف اللہ کا ہی ذرہ برابر کسی کا تصرف نہین ہی منجملہ تصرف کے ایک سفارش
ہوتی ہی سو وہ بھی بے اذن کے نہوگی تو گویا وہ بھی حد تصرف سی خارج ہی لوگ
اسی دہوکے مین پڑے ہین کہ ہم سفارش انبیاء و اولیاء سے بچ جائینگے یہ نہ سمجھو
کہ ہماری شفاعت کرنے کا اونکو حکم ہوگا یا نہین یہ کسکو معلوم کہ ہماری شفاعت
ہوگی پھر حدیث مین صاف آچکا ہی کہ سفارش اوسکی ہوگی جو موحد ہی نہ مشرک
مگر اوس سے گناہ کبیرہ ہوگئے اب کیا بھروسا حمایت کا باقی رہا جس پر اتنا کودتے
ہین شفاعت کئی طرح پر ہوتی ہی ایک شفاعت وجاہت جسطرح کوئی بادشاہ
کسی امیر کی آبرو کے سبب سی اوسکی سفارش قبول کرلیتا ہی یہ شفاعت اللہ پاک
کی جناب مین ہرگز نہین ہوسکتی اور جو کوئی کسی نبی ولی امام شہید فرشتہ پیر
اوستاد کو اللہ کی جناب مین اسطرح کا شفیع سمجھے سو وہ اصل مشرک ہی اور بڑا جاہل
کہ اوسنے خدا کے معنی کچھہ بھی نہ سمجھے اور اوس مالک الملک کی قدر کچھہ بھی
نہ پہچانی اوس شہنشاہ کی تو یہ شان ہی کہ ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑون
نبی و ولی جن و فرشتے پیدا کر ڈالے اور ایکدم مین سارا عالم عرش سی فرش تک

اولٹ پلٹ دے اور ایک اور ہی عالم اوس جگہہ قائم کر دے کہ اوسکو تو محض
ارادے سے ہر چیز ہو جاتی ہی دوسری شفاعت محبت ہی یعنی بادشاہ نے محبت
کے سبب سے سفارش قبول کر لی اور یہ جانا کہ ایکبار غصہ پی جانا اور چور سے درگزر
کر جانا اوس رنج سے بہتر ہے کہ جو اوس محبوب کے روٹھہ جانے سے مجھکو ہوگا اسطرح
کی شفاعت بھی اوس دربار مین کسی طرح ممکن نہین ہی اور جو کوئی کسیکو اوسکی جناب مین
ایسا شفیع سمجھے تو وہ بھی ویسا ہی جاہل و مشرک ہی جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا وہ مالک
الملک اپنے بندون کو بہتیرا ہی نوازے اور کسی کو حبیب یا خلیل یا کلیم یا روح اللہ
کا خطاب بخشے پھر مالک مالک ہی اور غلام غلام کوئی بندگی کے رتبے سے
قدم باہر نہین رکہہ سکتا اور غلامی کی حد سے آگے نہین بڑہ سکتا تیسری قسم
شفاعت بالاذن ہی یعنی یہ سفارش خود مالک کی پروانگی سے ہوتی ہی سو اللہ
کے ہان اسطرح کی شفاعت ہو سکتی ہی اور جس نبی و ولی کی شفاعت کا ذکر قرآن
و حدیث مین آیا ہی اوسکے معنی یہی ہین غرضکہ جیسے ہر حاجت اپنی اللہ کو سونپنا
چاہیے اسی طرح یہ حاجت بھی اوسی کے اختیار پر چھوڑ دے جسکو وہ چاہے
ہمارا شفیع کر دے نہ یہ کہ کسیکی حمایت پر بھروسا کرے اور اوسکو اپنا حمایتی سمجھکر
اصل مالک کو بھول جائے اور اوسکی شرع کو بیقدر کر دے کہ اس سے سارے
نبی و ولی بیزار ہین وہ ہرگز ایسے لوگون کے شفیع نہین بنتے بلکہ غصہ ہو کر اوسکے
دشمن ہو جاتے ہین اونکی شان تو الحب للہ والبغض للہ ہی جسکے حق مین اللہ کی خوشی

ف: شفاعت محبت

ف: شفاعت بالاذن

یون ہی ٹہیر گئی کہ اوسکو دوزخ مین بہیجے تو وہ اور دو چار دہکّے دینے کو
طیار ہونگے ابن عباس سے فرمایا تہا اے لڑکے یاد رکہہ اللہ کو کہ وہ یاد رکہیگا
تجھکو یاد رکہہ اللہ کو کہ پائیگا تو اوسکو اپنے روبرو اور جب مانگے تو کچہہ تو
مانگ اللہ سے اور جب مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ سے اور یہ یقین سمجہہ لے
کہ بیشک اگر سب لوگ اکہٹے ہوجائین اسپر کہ کچہہ فائدہ پہونچائین تجھکو تو فائدہ
نہ پہونچا سکین گے مگر جتنا کہ لکہدیا اللہ نے تیرے حق مین اور اگر اکہٹے ہون اسپر
کہ نقصان پہونچائین تجھکو تو نہ نقصان پہونچا سکین گے مگر جتنا کہ لکہدیا ہی اللہ نے
تجہپر اوٹہالی گئی قلم اور سوکہہ گیا کاغذ رواہ الترمذی اس سے معلوم ہوا کہ
یہ کہنا کہ اولیا کو اللہ نے یہ طاقت بخشی ہی کہ تقدیر کو بدل ڈالین بلا اولاد دین
یا عمر بڑہا دین سو یہ بات غلط ہی ہر بندہ بڑا ہو یا چہوٹا نبی ہو یا ولی سوا اسکے
کہ اللہ سے مانگے اور اوسکی جناب مین دعا کرے اور کچہہ طاقت نہین رکھتا
پہر وہ مالک مختار چاہے اپنی مہربانی کی راہ سے قبول کرے چاہی اپنی حکمت
کی راہ سے قبول نکرے آدمی کو جب کسی چیز کی طلب ہوتی ہی یا کوئی مشکل اٹرجاتی
ہے تو اوسکے دل مین ہر طرف کے خیال دوڑتے ہین کہ فلان پیر سے مدد مانگیے
فلان شہید کی سنت مانیے فلان نجومی رمال جفار سے پوچہیے فلان ملّا سے
فال کہلوائیے سو جو کوئی ہر خیال کے پیچہے پڑتا ہے اللہ اوس سے اپنی توجہ قبولیت
کی نگاہ پہیر لیتا ہی ان خیالات کے پیچہے کوئی دہریہ ہوجاتا ہی کوئی ملحد کوئی

مشرک اور جو اللہ پر بھروسا کرتا ہی اور کسی خیال کے پیچھے نہین پڑتا اللہ اوسکے
دل کو ایسا چین و آرام دیتا ہی کہ خیالات باندہنے والون کو ہرگز میسر نہین ہوتا
یہی مطلب ہے اس حدیث مرفوع عمرو بن عاص کا ان لقلب ابن آدم بکل واد شعبة
فمن اتبع قلبه الشعب کلها لم یبال الله بای واد اهلکه ومن توکل علی الله
کفاه الشعب رواه ابن ماجة اور حدیث انس مین فرمایا ہی ہر کسی کو چاہیے
کہ اپنی سب حاجت کی چیزین اپنے رب سے مانگے یہانتک کہ لون بھی اوسی سے
مانگے اور جوتے کا تسمہ ٹوٹ جاے تو وہ بھی اوسی سے مانگے رواه الترمذی
ایکبار اپنے عشائر کو جمع کرکے ہر ایک عشیرہ کو نام بنام یہ خطاب کیا یا بنی
فلان انقذوا انفسکم من النار فانی لا اغنی عنکم من الله شیئا یہانتک
کہ فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا انقذی نفسك من النار فانی لا اغنی عنك
من الله شیئا اخرجه الشیخان بطوله جو لوگ کسی بزرگ کے قرابتی ہوتے ہین
اونکو اوسکی حمایت پر بھروسا ہوتا ہی وہ مغرور ہوکر اللہ کا خوف کم رکھتے ہین
اسلیے اللہ نے حضرت کو فرمایا کہ تم اپنے قرابتیون کو ڈرا دو اور اونکو سنا دیا
کہ یہ میرا مال موجود ہی اسمین مجھکو کچھ بخل نہین اللہ کے ہان کا معاملہ میرے
اختیار سے باہر ہے وہان کسیکی حمایت نہین کرسکتا وہان کا معاملہ ہر کوئی
اپنا اپنا درست کرلے اور دوزخ سے بچنے کی تدبیر سوچ لے اس سے معلوم ہوا
کہ فقط قرابت کسی بزرگ کی اللہ کے ہان کچھ کام نہین آتی جب تک کچھ معاملہ

اللہ ہی سے صاف نکرے تب تک کچھہ کام نہین نکلتا

فصل اس بیان مین اشراک فی العبادۃ کی ہے

قال تعالی ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ انی لکم نذیر مبین ان لا تعبدوا الا اللہ انی اخاف علیکم عذاب یوم الیم بیشک بہیجا ہمنے نوح کو اوسکی قوم کی طرف یہ بات کہنے کو کہ بیشک مین تمکو ڈرانے والا صاف ہون یہ کہ عبادت نکرو مگر اللہ کی بیشک مین ڈرتا ہون تمپر دکہہ کے دن کی مار یعنی مسلمان اور کافرون مین مقابلہ حضرت نوح کے وقت سے شروع ہوا ہی سو جہی سے اس بات پر مقابلہ ہی اللہ کے مقبول بندے یہی کہتے آئے کہ اللہ کی سی تعظیم اور کی نچاہیے جو کام اوسکی تعظیم کے ہین وہ اورون کے واسطے نکیجیے قرآن مین سجدہ کرنے سے سورج چاند کو منع فرمایا ہی اور کہا ہی کہ تم سورج چاند کے خالق کو سجدہ کرو اور فرمایا قل انما ادعو ربی ولا اشرک بہ احدا یعنے مین تو پکارتا ہون اپنے رب کو اور نہین شریک سمجہتا اوسکا کسی کو اس سے معلوم ہوا کہ ادب سے کھڑا ہونا اور اوسکو پکارنا اور اوسکا نام جپنا اونھین کامون سے ہی کہ اللہ تعالی نے خاص اپنی تعظیم کے لیے ٹھیرائے ہین اور کسی سے یہ معاملہ کرنا شرک ہے جیسے انبیا اولیا اصحاب کہف اصحاب بدر کے نامون کو جپنا یا جو افعال حج مین کیے جاتے ہین اوس طرح کے کام اورون کے ساتھہ کرنا جیسے

کسی قبر یا چلہ پر یا کسی کے تہان پر دور دور سے قصد کرنا اور سیلے کچیلے
ہوکر وہان پہونچنا اور وہان جاکر جانور چڑہانا منت پوری کرنا کسی قبر یا مکان
کا طواف کرنا اوسکے جنگل کا ادب کرنا یہ سب شرک کی باتین ہین قال تعالے
او فسقا اھل لغیر اللہ بہ یا گناہ کی چیز کہ مشہور کی گئی ہو اللہ کے سوا اور کی
کرکے یعنی جیسا سور اور خون اور مردار ناپاک و حرام ہی ویسا ہی وہ جانور بہی
ناپاک و حرام ہی کہ خود گناہ کی صورت بن رہا ہی کہ اللہ کے سوا اور کسی کا ٹہیرایا ہے
اس آیت مین یہ مذکور نہین کہ اوس جانور کے ذبح کرنے کے وقت کسی مخلوق
کا نام لے جب حرام ہو بلکہ اتنی ہی بات کا ذکر ہے کہ کسی مخلوق کے نام پر
جہان کوئی جانور مشہور کیا کہ یہ گاؤ سید احمد کبیر کی ہی یا یہ بکرا شیخ سدو کا ہے
سو وہ حرام ہو جاتا ہی پہر کوئی جانور ہو مرغی یا اونٹ کسی مخلوق کے نام کا
ولی یا نبی باپ یا دادا بہوت یا پری وہ سب حرام و ناپاک ہی اور کرنے والے پر
شرک ثابت ہو جاتا ہی یوسف علیہ السلام نے قیدخانے مین قیدیون سے
کہا تہا أأرباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القہار الی قولہ ذلک الدین
القیم یعنی کیا کئی مالک جدی جدی بہتر ہین یا ایک اللہ زبردست یہی ہے
دین مضبوط معلوم ہوا کہ کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اوسکے حکم کو اپنی
سند سمجہنا یہ بہی اونہین باتون مین ہی کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے لیے ٹہیرائے
ہین اور سے یہ معاملہ کرنے مین شرک ثابت ہو جاتا ہی سوا اللہ کے حکم

پہونچنے کی راہ بندون تک رسول ہی کا خبر دینا ہی سو جو کوئی کسی امام یا مجتہد
یا غوث یا قطب یا مولوی مشائخ یا باپ دادون یا کسی بادشاہ یا وزیر یا
پادری یا پنڈت کی باتکو اور اونکی راہ و رسم کو رسول کے فرمانے سے مقدم
سمجھے اور آیت و حدیث کے مقابل مین اپنے پیر و اوستاد کے قول کی سند
پکڑے یا خود پیغمبر ہی کو یون سمجھے کہ شرع اوُنھین کا حکم ہی اونکا جو جی چاہتا
تہا اپنی طرف سی کہہ دیتے تھے اور وہی بات اونکی امت پر لازم ہو جاتی تہی
تو ایسی باتون سے شرک ثابت ہو جاتا ہی بلکہ اصل حاکم اللہ ہی اور پیمبر خبر دینے
والا ہی جس کسیکی بات اوسکے خبر کے موافق ہو تو مانئے اور نہو تو نہ مانئے
حدیث معاویہ مین فرمایا ہی جس شخص کو خوش آوے کہ تصویر کی طرح کہڑے رہین
لوگ اوسکے روبرو سو ٹھیرالے وہ اپنا ٹھکانا آگ مین رواہ الترمذی
کیونکہ یہ شخص گویا خدائی کا دعوی رکہتا ہی جو تعظیم کہ اللہ کے لیے خاص ہے
کہ اوسکے بندے اوسکے روبرو نماز مین ہاتہہ باندہ کر ادب سی کہڑے ہوتے
ہین سو وہ اپنے لیے چاہتا ہی جسطرح کہ امیرون کے دربار مین چوبدار چپراسے
ادب سی خاموش کہڑے رہتے ہین حدیث ثوبان مین خبر دی ہی کہ قیامت
سے پہلے کچہہ لوگ اس امت کے تہانون کو پوجنے لگین گی اخرجہ الترمذی
یعنی شرک دو طرح ہوتا ہی ایک یہ کہ کسی کے نام کی صورت بناکر پوجے اسکو
صنم کہتے ہین دوسرے یہ کہ کسی تہان کو مانے یعنی کسی کے مکان کو یا دکان کو

یا درخت کو یا پتہر یا لکڑی یا کاغذ کو کسی کے نام کا ٹہیرا کر پوجے اسکو وثن کہتے
ہین اسمین داخل ہے قبر و چلہ و لحد و چہڑی و تعزیہ و علم و شدہ اور امام قاسم کی
اور پیر دستگیر کی مہندی اور امام کا چبوترہ اور اوستاد و پیرون کی بیٹہنے کی جگہ
کہ لوگ اوسکی تعظیم کرتے ہین اسی طرح شہید کے نام کا طاق اور نشان و توپ
جسکو بکرا چڑہاتے ہین اور اوسکی قسم کہاتے ہین اسی طرح بعض بیماریون کے
نام جیسے سیتلا کا تہان یا مسانیکا یا بھوانی کا یا کالی کا یا کالکا کا غرض کہ
یہ سب وثن ہین حضرت نے خبر دی کہ جو مسلمان قیامت کے قریب مشرک
ہو جائینگے اونکا شرک اسی قسم کا ہوگا کہ ایسی چیزون کو مانینگے برخلاف اور
مشرکون کے جیسے ہنود یا مشرکین عرب کہ اکثر صنم پرست ہین یعنی مورتون
کو مانتے ہین سو یہ دونون مشرک ہین اللہ سے پہرے ہوے رسول کے دشمن
صحیفۂ علی مین لکہا تہا لعنت کی اللہ نے اوس شخص کو جسنے ذبح کیا واسطے
غیر اللہ کے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ کسی کے نام پر جانور کرنا بہی اونہین
کامون مین سے ہے کہ اللہ نے خاص اپنی تعظیم کے لیے ٹہیرائے ہین اوسکو
چہوڑ کر اور کسی کے نام پر کرنا شرک ہے حدیث عائشہ مین فرمایا ہے لا یذہب
اللیل والنہار حتی یعبد اللات والعزی الحدیث بطولہ رواہ مسلم
یعنی آخر زمانے مین قدیم شرک بہی رائج ہوگا سو ایسا ہی ہوا کہ جیسے مسلمان
لوگ اپنے نبی و ولی و امام و شہیدون و پیرون کے ساتھ معاملہ شرک کا

کرتے ہین اسی طرح قدیم شرک بہی پہیل رہا ہی کافرون کے بتون کو بہی مانتے ہین
اور اونکی رسمون پر چلتے ہین جیسے برہمن سے پوچہنا شگون لینا ساعت ماننا
سیتلا مسانی پوجنا ہنومان لونا چماری کلوا پیر کی دہائی دینا ہولی دوالی کا تہوار
کرنا نوروز مہرجان کی خوشی کرنا قمر در عقرب تحت الشعاع کا اعتبار کرنا کہ یہ سب
رسمین ہنود و مجوس کی ہین مسلمانون مین رواج پاگئین معلوم ہوا کہ مسلمانون
مین شرک کی راہ اسی طرح کہلیگی کہ قرآن و حدیث کو چہوڑکر باپ دادون پیرون
اماموں کی رسمون کی پیچہی پڑینگے حدیث ابن عمر مین رفعا آیا ہی کہ بعد آنے عیسی
و ہلاک ہونے دجال کے ایک ٹھنڈی ہوا طرف سی شام کے چلیگی جسکے دلمین
ذرہ برابر ایمان ہوگا اوسکو قبض کریگی پہر برے لوگ باقی رہ جائینگے بیوقوفی
مین جیسے پرندے پہاڑ کہانے مین جیسے درندے نہ کچہہ اچہا سمجہین نہ کچہہ برا
شیطان اونکے پاس بہلیس بدلکر آئیگا اور کہیگا تمکو شرم نہین آتی کہ تم بے دین ہو
وہ کہین گے تو کیا بتاتا ہی وہ کہیگا تم تہانون کو پوجو تسپر بہی اونکی گزران عیش
کے ساتہہ ہوگی اور رزق بہت ملیگا رواہ مسلم معلوم ہوا کہ آدمی کتنا ہی
گناہون مین ڈوب جاوی اور نرالی شرم بنجاے اور پرایا مال کہا جاے نمین کچہہ
کوتاہی نکرے اور کچہہ بہلائی برائی نہ سمجہی مگر تو بہی شرک کرنے سے اور اللہ
کے سوا اور کسیکو ماننے سے بہتر ہی کیونکہ شیطان وہ باتین چہوڑاکر یہ باتین
سکہاتا ہی حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی کہ قیامت سی پہلے سرین دوس کی

عورتون کی گردن ذی خلصہ کے ہلینگی رواہ الشیخان معلوم ہوا کہ اللہ کے گھر کے سوا اور کسی کا طواف کرنا شرک کی بات ہے اور کافرون کی رسم ہے

فصل تین اشراک فی العادہ کی برائی ہے

قال تعالی ان یدعون من دونہ الا اناثا و ان یدعون الا شیطانا مریدا لعنہ اللہ وقال لاتخذن من عبادک نصیبا مفروضا و لاضلنہم و لامنینہم و لامرنہم فلیبتکن اذان الانعام و لامرنہم فلیغیرن خلق اللہ نہین پکارتے ورے اللہ کے مگر عورتون کو اور نہین پکارتے ہین مگر شیطان سرکش کو کہ لعنت کی اوسکو اللہ نے اور اوسنے کہا کہ بیشک مین الگ نکال لونگا تیرے بندون مین سے ایک حصہ اور بیشک بی راہ کرونگا اونکو اور خیالات مین ڈالونگا اونکو سو کاٹین کے جانورون کے کان اور بیشک سکھاؤنگا مین اونکو سو بدل ڈالین گے صورت بنائی ہوئی اللہ کی عورتون کے پکارنے مین داخل ہے بی بی کا نام ٹھیرانا کوئی بی بی آسیہ کا کوئی بی بی اوتاولی کا کوئی لال پری سیاہ پری سبز پری کا کوئی سیتلا مسانی کالی کا نام ٹھیرالیتا ہے اور وہان حقیقت مین نہ کوئی عورت ہے نہ مرد محض اپنا خیال ہے اور شیطان کا وسوسہ اور یہ جو کبھی سر پر چڑھ کر بولتا ہے اور کبھی کوئی کرشمہ دکھاتا ہے سو وہ شیطان ہے جانور کا کان چیرنا یا کان کاٹنا یا اوسکے گلے مین ناڑا ڈالنا یا ماتھے پر مہندی لگانا

موںھہ پر پہیرا باندہنا موںھہ کے اندر بسیار رکہنا یا کسی جانور پر نشان کرنا کہ یہ
فلان کی نیاز ہی یا کسی کی چوٹی رکھنا یا کسی کے نام پر ناک کان چھیدنا یا
ڈاڑہی منڈا کریا کترا کریا چڑہا کریا چار ابرو کا صفایا بنا کر فقیری جتانا یہ
سب داخل ہین اس آیت مین اور شیطان کے وسوسے ہین انجام ان باتونکا
یہی ہی کہ آدمی اللہ کی راہ سے پہر جاتا ہی اور شرک مین پہنس جاتا ہی اور اصل
دوزخی بنجاتا ہی کریمۂ فلما اتاهما صالحا جعلا له شركاء فيما اتاهما فتعالى
الله عما يشركون دلیل ہی شرک فی التسمیہ پر حوا کی اولاد جیتی نرہتی شیطان
نے کہا اب جو لڑکا ہو اوسکا نام میرے نام پر رکھنا اونہون نے عبد الحارث
نام رکہا وہ اتفاقاً زندہ رہگیا یہ شرک اوسکے نام مین ہوا نہ عبادت مین یہ بہی
معلوم ہوا کہ سب سے پہلے جسنے شرک کیا وہ عورت تھی و لہذا سب سے زیادہ بہی
عورتین دوزخ مین جائینگی کیونکہ یہ بے کسی شرک کیے نہین رہتین خاوندون سے
چھپکر کام شرک کا کرتی ہین الا ماشاء اللہ تعالی اسی طرح کہیتی و مویشی مین
غیر اللہ کی نذر نیاز مقرر کرتے ہین اسکا ذکر بہی قرآن مین آیا ہی وجعلوا لله
مما ذرء من الحرث والانعام نصيبا الاية سو یہ کام بہی شرک ہی اسی طرح
اچہوتا ٹہیرالینا کسی شے کا کہ فلان اسکو کہاے اور فلان نہ کہا ہی اور فلان
جانور پر لادا نجاے یا سوار نہو جیسے فرمایا ما جعل الله من بحيرة ولا سائبة
ولا وصيلة ولا حام الخ کہ یہ سب اللہ پر افترا ہی جس جانور کا کان پہاڑ دیتے

وہ بحیرہ ہوتا سانڈ کو سائبہ کہتے جس مادہ کے نر و مادہ اکٹھا ہوتا اوسکو وصیلہ
کہتے اور جس جانور کے دس بچے ہو چکتے وہ حام ٹہیرتا اس آیت سی معلوم ہوا
کہ یہ سب عادات شرک ہین اسی طرح اپنی طرف سی جہوٹ موٹ ٹہیرانا کہ فلان
کام درست ہی اور فلان نا درست کیونکہ روا نا روا کرنا کسی شی کا اللہ ہی کی
شان ہی نہ کسی اور کی جسطرح بعض لوگ کہتی ہین کہ محرم کے مہینے مین پان
نکہاؤ لال کپڑا نہ پہنو بی بی کی صحنک مرد نہ کہائین اور اونکی نیاز مین فلان
فلان ترکاری ضرور ہو اور مسی و مہندی ہو اور اوسکو لونڈی نہ کہائے نہ وہ
عورت جسنے دوسرا خاوند کیا ہی اور شاہ عبدالحق کا توشہ حلوا ہی ہوتا ہے
وہ حقہ نوش نہ کہائے اور شاہ مدار کی نیاز مالیدہ ہی اور بو علی قلندر کی سہنی
اور اصحاب کہف کی گوشت روٹی اور بیاہ مین فلانی رسمین ضرور ہین اور
موت مین فلانی اور موت کے بعد نہ آپ شادی کرے نہ کسی کی شادی
مین آپ بیٹھے نہ اچار ڈالے اور فلان آدمی نیلا کپڑا نہ پہنے نہ فلان سوسی
سو یہ سب جہوٹی باتین ہین انسے شرک مین گرفتار ہو جاتے ہین اللہ تعالی
کی حکومت کے شان مین اپنا دخل کرتے ہین کہ ایک شرع اپنی جدی نکالتی
ہین اسی طرح جو کوئی عالم کے کاروبار کو ستارون کی تاثیر سے سمجھتا ہی سو وہ
اللہ کا منکر ہی اور ستارہ پرستون مین داخل حدیث مطرنا بنوء کذا بطولہ
جسکو شیخین نے زید بن خالد سے رفعا روایت کیا ہی دلیل ہی اس بات پر

کہ نیک و بد ساعت کا ماننا اور اچھی بری تاریخ کا پوچھنا اور نجومی کے کہے پر
یقین کرنا شرک کی باتین ہین نجوم کو ماننا ستارہ پرستون کا کام ہی حدیث
ابن عباس مین فرمایا ہی کہ جسنے نجوم سیکھا اوسنے ایک شاخ جادو کی سیکھی منجم
کاہن ہی اور کاہن ساحر اور ساحر کافر ہے رواہ رزین حفصہ نے رفعاً کہا ہے
جو آیا پاس عراف کے اور اوس سے کچھ دریافت کیا تو چالیس دن اوسکی نماز
قبول نہین ہوتی اخرجہ مسلم عراف وہ ہی جو غیب کی باتین بتاسکے
اسمین نجومی رمال جفار فال دیکھنے والے نامہ نکالنے والے اور کشف و
استخارے کا دعوی کرنے والے داخل ہین حدیث قبیصہ مین فرمایا ہی کہ
عیافت و طرق و طیرہ جبت ہی رواہ ابو داود یعنی شگون لینے کے لیے
جانور اوڑانا اور فال نکالنے کے لیے کچھ ڈالنا اور کسی طرح کا شگون لینا
کفر کی رسمون سے ہی حدیث ابن مسعود مین تین بار کہا کہ طیرہ شرک ہی یعنی فال بد
و شگون لینا رواہ ابو داود سعد بن مالک کا لفظ رفعاً یہ ہی کہ نہین ہی ہامہ
اور نہ کسی کا کسیکو مرض لگے اور نہ کسی چیز مین نامبارکی ہی اور جو ہو کچھ
نامبارکی کسی چیز مین تو گھر مین اور گھوڑے مین اور عورت مین ہی اخرجہ
ابو داود عرب مین مشہور تھا کہ جو کوئی مارا جاے اور اوسکا بدلہ نہ لے تو
اوسکی کھوپڑی سے ایک اُلو نکلکر فریاد کرتا پھرتا ہی اوسکو ہامہ کہتے تھے
حضرت نے کہا یہ بات غلط ہی اور کہتے تھے کہ خارش و جذام ایک سے دوسرے کو

لگ جاتا ہی اسکو بھی غلط ٹھیرایا اب چیچک والے لڑکے سے اور لڑکون کو
بچاتے ہین کہ کہین اسکو بھی چیچک نہ نکل آے یہ کفر کی رسم ہی اسکو نہ مانے
اور یہ بات کہ فلانا کام فلانے کو نا مبارک ہوا اور اوسکو راست نہ آیا یہ بھی
غلط ہی اور اگر کچھہ اس بات کا اثر ہی تو تین چیزون مین ہی کیونکہ کبھی یہ چیزین
نا مبارک بھی ہوتی ہین مگر اوسکے معلوم کرنے کی راہ نہین بتائی کہ کیونکر
جانے کہ یہ مبارک ہی یا نا مبارک سو جو لوگ یہ کہا کرتے ہین کہ جو گھر شیر دہان اور
جو گھوڑا استارہ پیشانی اور عورت کلجبی ہو وہ نا مبارک ہوتی ہی سو اسکی کچھہ سند
نہین مسلمان لوگون کو یہ چاہیے کہ ان باتون کا خیال نکرین جب نیا مکان لین
یا گھوڑا ہاتھہ لگے یا بیاہ کرین یا کنیز مول لین تو اللہ سے اوسکی بھلائی مانگین
حدیث ابو ہریرہ مین صفر کا بھی انکار کیا ہی رواہ البخاری جسکو ایسا مرض
ہو کہ کھاتا چلا جاے اور پیٹ نہ بھرے جسکو حکیم جوع الکلب کہتے ہین اوسکو عرب
یہ خیال کرتے کہ اوسکے پیٹ مین کوئی بھوت یا بلا گھس جاتی ہی کہ وہی کھاتی
چلی جاتی ہی اوسکو صفر کہتے تھے حضرت نے فرمایا کہ یہ بات غلط ہی کوئی بھوت
بلا نہین ہی عرب مین یہ بھی مشہور رہا کہ مہینا صفر کا نا مبارک ہی اسمین کوئی کام
نکرے سو یہ بھی غلط ہی جاہل مرد عورت کہتے ہین کہ تیرہ دن صفر کے نا مبارک
ہین اسمین کچھہ بلائین اوترتی ہین اسی بنیاد پر اون دنون کا نام تیرہ تیزی ہے
کہ انکی تیزی سے کچھہ کام بگڑ جاتا ہی اس سے معلوم ہوا کہ کسی مہینے یا تاریخ یا دن

کو نا سبارک سمجھنا یہ سب شرک کی رسمین ہین حدیث جابر مین آیا ہی کہ حضرت نے
ایک مجذوم کا ہاتھہ پکڑکر رکابی مین رکھدیا اور فرمایا کل ثقة باللہ وتوکلا علیہ
رواہ ابن ماجة یعنے ہمکو اللہ پر بھروسا ہی ہم کسی بیمار کے ساتھہ کھانے سے
پرہیز نہین کرتے اور بیماری کا لگ جانا نہین مانتے وہ جسے چاہی بیمار کرے
جسے چاہے تندرست ایک گنوار نے حضرت کے روبرو قحط کی سختی بیان کی
اور کہا کہ تمھاری سفارش اللہ کے پاس ہم چاہتے ہین اور اللہ کی تمھاری پاس
حضرت یہ سنکر خوف و دہشت مین آگئے اور اللہ کی بڑائی موںھہ سے نکلنے لگی
اور مجلس والون کے چہرے متغیر ہوگئے پھر فرمایا کہ اللہ کو کسی کے پاس
سفارشی نہین ٹھیراتے ہین اللہ کی شان اس سی بڑی ہی الحدیث اخرجہ
ابو داود عن جبیر بن مطعم اس سے معلوم ہوا کہ یا شیخ عبد القادر شیئا
للہ کہنا یا مثل اسکے شرک ہی وہ مالک الملک ایک آن مین کروڑون کام کرتا
رہتا ہی وہ کسکے روبرو سفارش کرے جس شہنشاہ کے دبدبے سے عرش عظیم
چرچراے اوسکے ساتھہ جاہل لوگ بھائی بندی کا سا رشتہ یا دوستی آشنائی
کا سا علاقہ سمجھکر کیا کیا بڑہ بڑہ کر کفر کی باتین کرتے ہین کوئی بد دین کہتا ہے
کہ اگر میرا رب میرے پیر کے سوا کسی اور صورت مین ظاہر ہو تو ہرگز اوسکو
نہ دیکھون کوئی حقیقت محمدی کو حقیقت الوہیت سی بہتر بتاتا ہی عیاذاً باللہ حالانکہ
حقیقت محمدی اسی قدر ہی کہ عبدہ ورسولہ الرب رب وان تنزل *

والعبد عبد وان ترقی + اور یہ بات محض سچا ہی کہ ظاہر مین لفظ بی ادبی کا بولے
اور اوس سے کچھہ اور معنی مراد لے کہ پہیلی وچیستان ومعما بولنے کی اور بہت جگہہ
ہین کچھہ اللہ ہی کے جناب مین ضرور نہین کوئی شخص پادشاہ یا باپ سی ضلع جگت
نہین بولتا ٹھٹھا نہین کرتا اس کام کے لیے دوست آشنا ہین نہ باپ اور پادشاہ
حضرت کو ردشرک مین اتنا اہتمام تھا کہ جس نام مین ذرا ہی شرک کی ہوا معلوم
ہوتی تھی اوسکو بدل دیتے تھے ایک شخص کی کنیت ابو الحکم تھی فرمایا حکم اللہ سے
تونے یہ کنیت کیون مقرر کی الحدیث رواہ ابو داود والنسائی عن
شریح بن هاني ولہذا حدیث ابن عمر مین فرمایا ہی کہ تمہارے سب نامون مین
اچھا پیارا نام عبد اللہ عبد الرحمن ہی رواہ مسلم یعنی جس نام مین اللہ کی غلامی
نکلے خصوصًا اللہ کے ویسے نام کا ذکر ہو جو اور کسی کو نہین بولتے حدیث حذیفہ
مین رفعًا آیا ہی تم یون نہ کہو کہ جو اللہ چاہے اور محمد چاہے بلکہ یون کہو کہ جو فقط
اللہ چاہے رواہ في شرح السنة یعنی محبت کی شان بہت بڑی ہی اوسمین
کسی مخلوق کو نہ ملاے گو پیغمبر ہو اور کتنا ہی بڑا کیون نہو کیونکہ اللہ سب سے بڑا
ہی معلوم ہوا کہ یون نہ کہے کہ اللہ ورسول چاہے گا تو فلان کام ہو جائیگا کیونکہ
سارا کاروبار اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہی رسول کے چاہنے سے کچھہ نہین
ہوتا پھر ولی پیر شہید فرشتے کس گنتی مین ہین اسی طرح یون نہ کہے کہ اللہ ورسول
جانین کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہی رسول کو کیا خبر ہان دین کی بات

مین یون کہنا مضائقہ نہین ہے اسلیے کہ وہ باتین اللہ نے رسول کو بتا دین ہین
یا یون کہے کہ اللہ و رسول کا حکم یہ ہی حدیث ابن عمر مین فرمایا ہی جسنے قسم کہائی
غیر اللہ کی وہ بیشک مشرک ہوا اخرجہ الترمذي اور حدیث عبدالرحمن بن
سمرہ مین فرمایا ہی کہ تم قسم نہ کہاو جہوٹی معبودون کی اور نہ باپ دادون کی
رواہ مسلم ابن عمر کا لفظ رفعا یہ ہی کہ اللہ منع کرتا ہی تمکو باپ دادون کی قسم
کہانے سے جسکو قسم کہانا ہو وہ اللہ کی قسم کہاے یا چپ رہے رواہ الشیخان
حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی جسنے اپنی قسم مین لات و عزی کی قسم کہائی یعنے
عادت کی راہ سے نکل گئی تو وہ لا الٰہ الا اللہ کہے یعنی توبہ کر لے رواہ الشیخان
معلوم ہوا کہ جنکی قسم کہانے کا مشرکون مین دستور ہی اونکی قسم کہانے سے
ایمان مین خلل آتا ہی اور بہتر تو یہ ہی کہ اللہ کو بھی نشانہ قسم کہانے کا نہ بنائے
اور جہوٹی قسم کی سزا یہ ہی کہ جہنم مین غوطہ دیا جائیگا اسکو یمین غموس کہتے
ہین حدیث ثابت بن ضحاک مین آیا ہی ایک مرد نے منت مانی تہی کہ بوانہ
مین اونٹ نحر کرے فرمایا وہان کوئی وثن یعنی تہان کفر کے وقت کا تہا
جسکو لوگ پوجتے ہون کہا نہین فرمایا وہان کوئی تہوار ہوتا تہا کہا نہین
فرمایا اپنی منت پوری کر اور جس منت مین کچہہ گناہ اللہ کا ہو اوسکو پورا
نکرے رواہ ابو داود اس سے معلوم ہوا کہ اول تو اللہ کے سوا کسی کی
منت نمانے اور جو مانی ہو تو پوری نکرے کیونکہ یہ بات خود گناہ ہی اور

جس جگہہ اور کسی کے نام پر جانور چڑہاتے ہون یا پوجا کرتے ہون یا وہان
شرک کا میلہ ہوتا ہو تو وہان اللہ کے نام کا بہی جانور نہ لیجا سے اور کسی طرح
شریک نہو نہ اچہی نیت سی نہ بری نیت سے کہ اونسے مشابہت کرنا خود
ایک گناہ عظیم ہے یہی حکم اون میلون ٹھیلون کا ہی جو قبور و شہدا و اولیاء
و صلحا پر بنام نہاد عرس وغیرہ ہوتی ہین حالانکہ سفر مجرد زیارت قبر کے لیے
ثابت نہین ہی پہران افعال کے بجالانے کو کب ضرورت ہو سکتا ہی اسی جگہہ
سے گور پرستی پیر پرستی نکلی ہے حدیث عائشہ مین آیا ہی کہ حضرت سی کہا تہا
آپکو جانور درخت سجدہ کرتے ہین کیا ہم آپکو سجدہ نکرین فرمایا رب کی بندگی اور
بہائی کی تعظیم کرو رواہ احمد معلوم ہوا کہ نبی ولی امام پیر شہید و جتنی مقرب
بندے ہین سب انسان ہین اور ہمارے بہائی اور عاجز مگر اللہ نے اون کو
بزرگی دی ہمکو اونکی تعظیم انسانون کی طرح کرنا چاہیے نہ خدا کی سی آدمی کو
جانور کی ریس کرنا نچاہیے قیس بن سعد نے کہا مینے حیرہ کے لوگون کو دیکہا
کہ وہ اپنے مرزبان یعنی راجہ کو سجدہ کرتے تھے مینے حضرت سی کہا آپ زیادہ
حقدار ہین اس سجدے کے فرمایا بہلا اگر تو میری قبر پر گزرے تو کیا تو اسکو
سجدہ کریگا کہا نہین فرمایا تو اب بہی ست کر الحدیث رواہ ابو داود یعنی
مین بہی ایک دن مر کر مٹی مین جاؤنگا تو کب سجدے کے لائق ہون سجدہ تو
اوسی ذات پاک کو ہی جو کبہی نہ مرے اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ نہ کسی نبی کو

کرے نہ کسی مردے کو نہ کسی قبر کو اگرچہ پیغمبر کی قبر ہو اور نہ کسی تھان کو کیونکہ
جو زندہ ہی وہ ایکدن مریگا اور جو مر گیا وہ کبھی زندہ تھا اور بشریت کی قید
مین گرفتار پھر مر کر کچھ خدا نہین بنگیا ہی بندہ ہی بندہ ہی حدیث ابو ہریرہ
مین فرمایا ہی کہ میان اپنے غلام و لونڈی کو بندہ و بندی نہ کہے اور غلام
اپنے میان کو مالک نکہے کیونکہ مالک سبکا اللہ ہی رواہ مسلم سو جب کوئی
حقیقت مین غلام ہو اور وہ بھی آپسمین ایسی گفتگو نکرے کہ یہ اوسکا بندہ اور
وہ اس کا مالک ہی تو جھوٹ موٹ کا بندہ بننا اور عبد النبی اور بندہ علی اور
بندہ حضور اور پرستار خاص اور امرد پرست اور آشنا پرست اور پیر پرست
کہلانا اور ہر کسی کو خداوند خدا لگان داتا کہنا اور یہ کہنا کہ تم ہمارے جان و
مال کے مالک ہو ہم تمہارے بس مین ہین جو چاہو سو کرو محض بیجا اور نہایت
بی ادبی ہی اور رسوم کفر و شرک سی قریب ہی حدیث عمر مین فرمایا ہی مجھکو حد سے
مت بڑہاؤ جیسا کہ عیسیٰ کو نصاری نے بڑہایا مین تو اوسکا بندہ ہون سو یہی
کہو کہ اللہ کا بندہ اور اوسکا رسول رواہ الشیخان یعنی جتنی خوبیان و کمالات
اللہ نے مجھکو بخشے ہین وہ سب رسول کہدینے مین آجاتے ہین کیونکہ بشر کے
حق مین رسالت سی بڑا کوئی رتبہ نہین سب مرتبے اس سے نیچے ہین مگر آدمی
رسول ہو کر آدمی ہی رہتا ہی اور بندہ ہی ہونا اوسکا فخر ہے اوسمین کچھ خدائی
کی شان نہین آجاتی اور خدا کی ذات مین نہین ملجاتا نصاری ایسی ہی باتین

حق مین عیسی علیہ السلام کے کہکر کافر ہو گئے حضرت نے اپنی امت کو فرمایا
کہ تم اونکی چال نچلو اور اپنے پیغمبر کی تعریف مین حد سے نہ بڑہو کہین تم
بہی نصاری کی طرح راندے جاؤ لکن بے ادبون نے یہ حکم نمانا خصوصا وحدت
وجودیون اور شاعرون نے کسی دغاباز نے حدیث انا احمد بلا میم بنائی
کسی نے خطبۃ الافتخار نکالا کسی نے مجمع امکان و وجوب واتحاد کا شعر
بنایا مطرف نے حضرت کو کہا تہا کہ آپ ہمارے سید ہین فرمایا سید اللہ ہے
الحدیث رواہ ابو داود اس لفظ کے دو معنی ہین ایک یہ کہ خود مالک مختار
ہو اور کسیکا محکوم نہو جو چاہے سو کرے جیسے ظاہر مین بادشاہ سو یہ بات اللہ ہی
کی شان ہے اوسکے سوا کوئی ایسا سردار نہین دوسرے یہ کہ رعیتی ہو مگر اور
رعیتون سے امتیاز رکہتا ہو کہ اصل حاکم کا حکم اول وسپر آئے پہر اوسکی زبانے
اورون کو پہونچے جیسے ہر قوم کا چودہری ہر گانون کا زمیندار سو ان
معنون کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے حدیث عائشہ مین فرمایا ہے بیشک
یہ تصویر بنانے والے دن قیامت کے عذاب مین پہسینگے اور کہا جاویگا
کہ جان ڈالو اوس چیز مین جو تمنے بنائی ہے جس گہر مین تصویر ہوتی ہے
اوسمین فرشتے نہین آتے رواہ البخاری اکثر مشرک مورتون کو پوجتے ہین
اسلیے فرشتون کو تصویرون سے گہن آتی ہے اور مصورون کو عذاب ہوگا
کہ بت پرستی کا سامان اکٹہا کرتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ جو بعضی جاہل پیغمبر

یا اماموں یا اولیاؤن یا اپنے پیرون کی تصویرون کی تعظیم کرتے ہین اور اپنے
پاس برکت کے لیے رکہتے ہین یہ سب شرک مین ڈوبے ہوے ہین پیغمبر فرشتے
سب اونسے بیزار ہین بلکہ سب تصویرون کو ناپاک سمجھکر گہر سے دور کردے
کہ پیغمبر بہی خوش ہون اور فرشتے بہی گہر مین آئین اور اونکے قدم سی گہر مین برکت
پہیلے حدیث ابن عباس مین مصور کو قاتل پیغمبر کے ساتہہ گنا ہی رواہ البیہقی
تو وہ یزید و شمر سے بدتر ٹہیرا کیونکہ اونہون نے پیغمبر کو نہین مارا تہا بلکہ پیغمبر کے
نواسے کو اور امام وقت کو کہ پیغمبر کا نائب تہا اور اسنے گویا خود پیغمبر کو مارا
و لہذا حدیث ابو ہریرہ مین مصور کو اظلم فرمایا ہی رواہ الشیخان یعنی مصور پردے
مین خدائی کا دعوی کرتا ہی کہ جو چیزین اللہ نے بنائی ہین اونکے شکل بنانے کا
ارادہ کرتا ہی تو اس سے ادب سی بڑہ کر اور کون ظالم ہوگا انس کہتے ہین حضرت نے
فرمایا ہی انی لا ارید ان ترفعونی فوق منزلتی التی انزلنیہا اللہ تعالی انا محمد
بن عبد اللہ عبدہ و رسولہ رواہ رزین بیشک مین نہین چاہتا کہ بڑہاؤ تم
مجہکو زیادہ اوس مرتبے سے کہ اللہ نے مجہے بخشا ہی مین تو وہی محمد ہون بیٹا عبد اللہ
کا اللہ کا بندہ اور رسول ہون یعنی میرا نام محمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم نہ اللہ نہ خالق
نہ رازق اور سب آدمیون کی طرح اپنے باپ ہی سے پیدا ہوا ہون اور بندہ ہی
ہونا میرا فخر ہے اور لوگون سے مجہکو یہی امتیاز ہی کہ مین اللہ کے احکام سی واقف
ہون اور لوگ غافل سو اونکو اللہ کا دین ہم سے سیکہنا چاہیے یہ بیان ہی حقیقت

حقیقت محمدیہ

ذات وصفات محمدیہ کا صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم اسکے سوا جو کچھ مبالغہ جاہل لوگ کرتے ہین اور بشر کہنے کو بی ادبی جانتے ہین اور بندہ کہنے سے برا مانتے ہین وہ سب بے دلیل ہی تمام ہوا خلاصہ کتاب تقویۃ الایمان کا واللہ الحمد

خاتمہ اس مین بیان ہی طریقہ تحصیل نجات کا آخرت مین

نجات آخرت کی منحصر ہی دین اسلام مین سوا اس دین حق کے کسی اور دین والے کی ہرگز نجات نہوگی آدم علیہ السلام سے لیکر خاتم الانبیا تک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جتنے رسول و نبی آسے سب یہی دین اسلام لاسے سب سے پہلے جسنے ہمارا نام مسلمان رکھا ہی حضرت ابرہیم علیہ السلام ہین قال تعالی هو سماکم المسلمین من قبل اور فرمایا ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الاخرة من الخاسرین یعنی جو کوئی چاہے سوا اسلام کے اور دین سو وہ اوس سے ہرگز قبول نہوگا اور وہ آخرت مین خراب ہی یہ نص صریح ہی عدم قبول غیر اسلام پر سو اسلام کی پانچ بنیاد دین ہین ایک گواہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی دوسری نماز تیسرے روزہ چوتھے زکوۃ پانچوین حج جو کوئی ان پانچون کامون پر بعد تصدیق قلب کے قائم ہی وہ مسلمان اور ناجی ہی اور جو کوئی کسی ایک امر کو ان میں سے بلا عذر ترک کرتا ہی وہ مسلمان نہین رہتا اسی طرح جو کوئی اسلام لاکر خلاف پیغمبر کے کرتا ہی اور مومنون کی راہ کے سوا کوئی اور راہ و رسم شرک و گناہ کی

نکلتا ہی تو وہ بھی ناجی نہوگا قال تعالی ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین
له الھدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جھنم وساءت
مصیرا یعنے جو کوئی مخالفت کرے رسول سے جب کھل چکے اوسپر راہ کی بات
اور چلے سب مسلمانون کی راہ سے سوا ہم اوسکو حوالہ کرین وہی طرف جو اوسنے
پکڑی اور ڈالین اوسکو دوزخ مین اور بہت بری جگہہ پہونچا مؤمنون سے مراد
اس جگہہ جماعت صحابہ و تابعین و تبع تابعین ہی انھین کو سلف صالح کہتے ہین
جو کوئی اپنے دین و مذہب مین برخلاف انکی راہ کے چلتا ہی وہ ہالک ہی ناجی
اسکے بعد اللہ نے یہ ذکر کیا کہ شرک ہرگز بخشا نہ جائیگا موضح قرآن مین کہا ہی
جو دین ہی سوا ای اسلام کے سب شرک ہی اگرچہ پوجنے مین شریک نکرتے ہون
انتھی غرضکہ نجات پانا عذاب آخرت و دخول نار سے موقوف ہی حصول اخلاص
توحید و ترک شرک و بدعت پر کوئی یہ سمجھی کہ نرے کلمہ گو ہونے یا چارون رکن
اسلام کے بجالانے سے باوجود ابتلای شرک جلی یا دیگر انواع خفی کے بھی
نجات ہو سکتی ہی تو وہ جاہل ہے اوسنے معنی کلمۂ طیبہ کے نہین سمجھے اور نہ دین
حق کو پہچانا قیامت مین لوگ چار طرح پر ہونگے ایک فائزین یہ وہ لوگ ہین
جنکو دوزخ کی ہوا بھی نہ لگیگی فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز
وما الحیاۃ الدنیا الا متاع الغرور دوسرے معذبین یہ وہ لوگ ہین جو کہ
بسبب اعمال بد و افعال کبیرہ کے جہنم مین جائینگے اور پھر بسبب عدم شرک

و وجود توحید سکے دیر مین یا جلدی بشفاعت یا بی شفاعت سزا پا کر باہر آئینگے
تیسرے ناجین جیسے اطفال و مجانین کہ یہ مرفوع القلم تھے انکو دوزخ سے نجات ملیگی
خواہ ثواب ملے یا نہ ملے چوتھے ہالکین یہ وہ لوگ ہین جو جنت سے بالکل محروم
رہینگے انمین اہل کفر و شرک سب داخل ہین خواہ موحد تھے یا منافق کیونکہ مجرد توحید
بلا اقرار رسالت کے منجی نہین ہوتی ہے اسی طرح اقرار رسالت کا بدون اتباع
کے نجات نہین دیتا اتباع یہ ہے کہ عقیدہ و عمل مین مطابق ظاہر کتاب و سنت
کے ہو کیونکہ بدعت کے بہتر درہین جسطرح کہ شرک کے ستر درہین اور سارے
اہل بدعت بحکم حدیث کلهم فی النار الا ملة واحدة ناری ہین پوچھا وہ کون
ملت ہے کہا ما انا علیه و اصحابی اسی گروہ کو فرقہ ناجیہ کہتے ہین یعنی اس طریقہ
سلفیہ کے لوگ سرے ہی سے دوزخ مین نجائینگے گو بعض قاصر العمل ہون اونکی
توحید و خوش عقیدگی اوسدن وہ کام کرجائیگی جو کام کہ اہل بدعت و شرک
کی طاعت و عبادت نکریگی و لهذا توحید کو راس طاعات افضل حسنات کہا ہے
اور اگر کوئی موحد متبع بسبب کبائر ذنوب کے دوزخ مین گیا بھی تو بھی انشاء اللہ
تعالی انجام کو وہ رہائی پائیگا بخلاف اوس نام کے مسلمان کے جو شرک مین
گرفتار تھا پیر پرست گور پرست امام پرست شہید پرست پیغمبر پرست و نحوہا تھا
کہ اوسکی نجات دوزخ سے نہوگی گو کتنا ہی بڑا عابد یا عالم کیون نہو اللہ نے
فرمایا ہے بلی من کسب سیئة واحاطت به خطیئته فاولئك اصحاب النار۔

هم فیہا خالدون والذین اٰمنوا وعملوا الصالحات اولٰئک اصحاب الجنۃ
هم فیہا خالدون یعنی کیون نہین جسنی کمایا گناہ اور گھیر لیا اوسکو اوسکے گناہ نے
سو وہی ہین لوگ دوزخ کے وہ اوسمین رہ پڑے یعنی گناہ کرتا ہی اور شرمندہ
نہین ہوتا اور جو یقین لاے اور عمل کیے نیک وہ لوگ ہین جنت کے وہ اوسی
مین رہ پڑے معلوم ہوا کہ مشرک مخلد فی النار ہوگا اور مومن صالح جنت خلد مین
رہیگا اور دونون کے لیے خلود ہی الحاصل جس شخص کی مراد یہ ہو کہ وہ آخرت
مین عذاب سقر سے بچ جاے تو اوسکو چاہیے کہ وہ اولاً اپنا عقیدہ درست کرکے
سلف کے اعتقاد پر ثابت قدم ہو اپنی عقل کو دخل نہ دے کسی بدعتی کی تاویل پہ
نہ ہو کا نہ کہاے جب عقیدہ درست ہوگیا تو اب عمل صالح کے بجالانے اور
بدعات سے بچنے مین سعی کرے اگر حسنات سیئات پر زیادہ ہوجائینگے تو نجات
ہوگی اور اگر بالعکس اسکے ہوا تو پھر جہنم موجود ہی گو خلود نہو حدیث انس مین فرمایا ہی
یؤتی بانعم اهل الدنیا من اهل النار یوم القیامۃ فیصبغ فی النار صبغۃ
ثم یقال یا ابن اٰدم هل رایت خیرا قط هل مر بك نعیم قط فیقول لا واللہ
یا رب ویؤتی باشد الناس بؤسا فی الدنیا من اهل الجنۃ فیصبغ صبغۃ
فی الجنۃ فیقال لہ یا ابن اٰدم هل رأیت بؤسا قط وهل مر بك شدۃ قط
فیقول لا واللہ یا رب ما مر بی بؤس قط ولا رأیت شدۃ قط رواہ مسلم
اس حدیث سے زشتی وخوبی دوزخ وجنت کی بخوبی دریافت ہوتی ہی دوسری

حدیث مین آیا ہی کہ ادنی تر عذاب نار مین وہ شخص ہوگا جو برابر عمر دنیا کے
دوزخ مین رہیگا اللہم اجرنا من النار خوبی اسلام کی یہ ہی کہ مسلمان اس
امر مین کوشش کرے کہ سرے ہی سے صورت جہنم کی نہ دیکھے آدنی مرتبہ
نعیم جنت کا یہ ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ جگہہ ایک تازیانے کی جنت مین دنیا و
ما فیہا سی بہتر ہوگی اللہم انا نسألك الجنة دین اسلام مین احکام شرعیہ
تین طرح پر ہین حلال روشن حرام بین مشتبہہ سو جسکو اپنے دین پر بخل ہوتا ہی
وہ مشتبہات سی بخوف سوء خاتمہ بچتا رہتا ہی کیونکہ وہ جانتا ہی کہ ترک شبہہ پر
کچہہ مواخذہ نہوگا اور فعل شبہہ پر ڈر باز پرس کا لگا ہوا ہی و لہذا فرمایا ہی المؤمنون
وقافون عند الشبہات اسی طرح مرد متقی مومن خائف مسلمان راجی کو لازم
ہی کہ جس مسئلہ مین اہل علم یا اہل دل کا خلاف ہو اوسکو ترک کر دے اور اللہ
ورسول کی مراد پر ایمان لاکر خاموش ہو رہے کسی ایک قول کی طرف مائل اور
اوسکا قائل نہو کہ اسمین نجات کا یقین ہی اور اسکے خلاف مین ہلاک تیقن
اسی طرح وہ مسائل و مقالات جنمین سلف نے تکلم و خوض نہین کیا ہی اور خلف نے
دفتر کے دفتر سیاہ کر ڈالے ہین اور مدعیان علم باطن نے طومار کے طومار لکھ ڈالے
اور دعوہای عریض و طویل ظاہر کیے اونکو طاق نسیان پر رکھدے اور ظاہر
کتاب و سنت پر قانع و مکتفی ہو کر پکا سچا مسلمان بنجاے اضافات ظاہر کو معاصی
کی طرح سمجھکر ترک کر دے اسی جگہہ سے یہ کہا ہی کہ التوحید ترك الاضافات

پیر و شیخ و اوستاد و صوفی و فقیر و مجتہد و حافظ و قاری و ملّا و مولوی و منشی کہلانا
آسان چیز ہے مگر مسلمان بننا نہایت مشکل امر ہے ؎

اِی دل تو دمی سطیع رحمان نشدی | وز کردۂ خویشتن پشیمان نشدے
صوفی شدی و شیخ شدی و دانشمند | این جملہ شدی ولی مسلمان نشدے

ہمارا لقب قدیم عطیۂ حضرت خلیل جلیل ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم مسلمان ہے
اور خطاب جدید عطیۂ خاتم النبیین سید المرسلین سُنّی ہے علیکم بسنتی وسنۃ
الخلفاء الراشدین المهدیین اب ہمکو کوئی لقب و خطاب اسکے سوا نہین کہلتا
جو کوئی سوا اسکے دوسرا نام نشان اپنے لیے پسند کرے تو اوسکو چاہیے کہ وہ فکر
ایمان کی کرے ع شرمی شرمی کہ رفت ایمان شرمی ❊ ھذا و اقول رب انت
ولیي فی الدنیا والاخرۃ توفني مسلما والحقني بالصالحین واجعل لي لسان
صدق فی الاخرین واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین وسلام علی المرسلین

تمت